REGD No. L.5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ایڈیٹر روشن دین تنویر

روزنامہ

الفضل

ربوہ

قیمت فی پرچہ ۱؎

یوم دوشنبہ

۲۱ ذوالحجہ ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۵/۱۰ ۳۰ وفا ۱۳۳۵ھ ش - ۳۰ جولائی ۱۹۵۶ء نمبر ۱۷۶

منافقین کی سازش کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے تازہ پیغامات احباب جماعت کے نام

تم میں سے ہر ایک ہوشیار ہونا چاہیئے

تحقیق سے ثابت ہو گیا ہے کہ اللہ رکھا نے میاں بشیر احمد صاحب پر جھوٹ بولا وہ چٹھی جو یہ میاں بشیر احمد صاحب کی بتاتا ہے وہ ہمیں مل گئی ہے۔ اور اس میں اپنے کسی ماتحت کو یہ حکم دیا گیا کہ سفارشی خط دینا بالکل غلط ہے یہ تمہارا اپنا کام ہے کہ تم احمدیوں پر اپنا اچھا اثر پیدا کرو خلیفۃ المسیح کو اس بارہ میں تنگ کرنا درست نہیں اس سے ثابت ہے کہ حسب دستور اس کذاب نے ہر معاملہ میں جھوٹ بولا ہے اسی طرح اس معاملہ میں بھی جھوٹ بولا ہے نہ میاں بشیر احمد صاحب کو یہ اختیار تھا کہ بغیر میرے پوچھے پوری معافی دیتے نہ انہوں نے ایسا کیا۔ بلکہ اس شخص نے ایسے ہی دجل سے کام لیا ہے۔ جیسا کہ حضرت عثمانؓ کے قتل کے مرتکب مسلمانوں کو دھوکا دیا کرتے تھے۔ کبھی کہتے تھے علیؓ ہمارے ساتھ ہیں کبھی دوسرے صحابہ کا نام لیتے تھے کہ وہ ہمارے ساتھ ہیں۔ کم از کم اتنا ثابت ہو گیا کہ اس فتنہ کے بانی اچھی طرح حضرت عثمان کے قاتلوں کی سکیم کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور انہی سکیم پر چلنا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی احمدی ان لوگوں سے دھوکہ کھاتا ہے۔ تو وہ یقیناً احمدی نہیں۔ اگر شیطان جبرائیلؑ کے بھیس میں بھی آئے تو مومن اس سے دھوکہ نہیں کھا سکتا۔ پس تم میں سے ہر شخص کو ایسا ہی ہوشیار ہونا چاہیئے کہ کوئی شخص اپنی نسل کے سلسلہ کو خواہ کہیں تک پہنچاتا ہو اور کوئی شخص خواہ کتنے ہی بڑے آدمی کو اپنا مؤید قرار دیتا ہو۔ آپ اس پر لعنت ڈالیں۔ اور اپنے گھر سے نکال دیں۔ اور ساری جماعت کو اس سے ہشیار کر دیں۔ ایک دفعہ جماعت پیغامی فتنہ کا مقابلہ کر چکی ہے کوئی وجہ نہیں کہ اب اس سے دو سو گنے زیادہ ہو کر پیغامی فتنہ کا مقابلہ نہ کیا جا سکے۔

مرزا محمود احمد

میاں عبد الوہاب صاحب کا خط میرے نام اور اس کا جواب

نقل خط میاں عبد الوہاب صاحب

نہایت ہی پیارے آقا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

الفضل میں اللہ رکھا کے متعلق ایک مضمون پڑھا۔ اس سلسلہ میں بدقسمتی سے میرا نام بھی آ گیا ہے اور حضور نے عاجز پر اظہار ناراضگی بھی فرمایا ہے جس سے صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سلسلہ میں ایک چٹھی بذریعہ عام ڈاک خدمت عالی میں بھیج چکا ہوں معاملہ کی نزاکت کے پیش نظر اس کی نقل بذریعہ رجسٹری بھیج رہا ہوں۔

اس سلسلہ میں ایک صورت یہ بھی ہو سکتی تھی کہ میں خاموش ہو جاتا۔ اور اس معاملہ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیتا۔ مگر چونکہ آپ میرے پیارے امام اور آقا ہیں اور مجھے آپ سے بچپن سے دلی انس رہا ہے یقین رکھتا ہوں کہ آپ بھی اس تعلق کو جانتے ہیں۔ اس لئے اللہ رکھا کے نام اس خط کی حقیقت خدمت عالی میں لکھتا ہوں۔

اللہ رکھا کے نام یہ خط غالباً حضرت اماں جی کی تعزیت کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ اللہ رکھا حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی زندگی میں قادیان آیا تھا اور دار الشیوخ میں ملازم تھا بعض دفعہ اماں جی کے گھر کا کام بھی کرتا تھا۔ اور اماں جی اس کو روٹی بھی دیا کرتی تھیں۔ جس طرح سب احمدیوں کے ساتھ ان کا بیٹوں جیسا سلوک تھا اللہ رکھا کے ساتھ بھی تھا۔ یہ کبھی بیمار ہوتا تو میں اس کا علاج بھی کرتا۔ اگر آپ الفضل میں مضمون لکھنے سے پہلے اور میرا ذکر کرنے سے پہلے مجھ سے دریافت کر لیتے تو شائد اس قدر غلط فہمی پیدا نہ ہوتی۔ میرے علم میں اللہ رکھا کو قادیان میں منافقوں کی مخالف [illegible] تھی۔ اس لئے تعزیت کے خط کا جواب دیتے وقت قطعاً میرے ذہن میں نہیں آ سکتا تھا کہ اس کو خط کا جواب نہ لکھنا چاہیئے حاشا و کلا میرے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ نہیں آیا۔ کہ میں کسی ایسے شخص کو خط لکھ رہا ہوں جو حضور کا بدخواہ ہے۔ اللہ رکھا کے متعلق کوئٹہ کی جماعت نے جو بات لکھی ہے وہ تو بہت بعد کی ہے نہ میں نے یہ بات اس سے سنی نہ مجھے علم تھا کہ آپ کے خیالات اس کے متعلق یہ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اللہ رکھا نے میرے خط کا ناجائز استعمال کیا ہے۔

ہمارا تو فرض ہے کہ آپکو خوش رکھیں خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ آپ بیمار بھی ہیں۔ ایسے حالات میں نادانستہ میرا ایک خط آپ کے لئے تکلیف کا باعث بنا جس سے طبعاً مجھے بھی اذیت پہنچی۔ میں نے بچپن میں فیصلہ کیا تھا کہ اپنی قسمت آپ کے ساتھ وابستہ رکھوں گا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ حضرت خلیفہ اولؓ کا منشاء بھی یہ تھا کہ ان کے بعد آپ جماعت کے امام [illegible]

میں اتنے زیادہ عالم ہوں نہ عارف دینی نہ دنیوی نقطۂ نگاہ سے کوئی بات میرے ذہن میں آ ہی نہیں سکتی۔ آپ کے ہاتھ سے ساری عمر میٹھی تاخیں کھائی ہیں کوئی وجہ نہیں کہ ایک کڑوی قاش کھانے سے انکار کروں۔ آپکی پیار بھری بات سمجھ کو بھی انعام ہی سمجھتا رہا ہوں اور آپکی اس تحریر کو بھی انعام ہی سمجھوں گا شائد اس سے نفس کے گناہوں کی تلافی ہو جائے۔

شکر گزار ہونگا اگر حضور میری یہ تحریر شائع کر دیں دعا بھی کریں اللہ تعالیٰ مجھے تا موت خلافت کے دامن سے وابستہ رہنے کی توفیق دے۔ آپ کا عبد الوہاب عمر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

جواب

میاں عبدالوہاب صاحب!

آپ کا خط ملا۔ ساری بحثیں الفضل میں آرہی ہیں۔ مجھے آپ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ بیسیوں احمدیوں کی حلفیہ شہادتیں جو عنقریب شائع ہو جائیں گی۔ ان کے بعد پوچھنے کا سوال نہیں رہتا۔ خصوصاً جبکہ ۲۶ ۱۹۲۵ء میں مدرسہ احمدیہ کے لڑکوں نے آپ کا اور آپ کے ایک مولوی دوست کا خط پکڑ کر مجھے بھجوا دیا تھا۔ جو زاہد کے نام تھا۔ اور جس میں لکھا ہوا تھا۔ کہ تمہاری مخالفت مرزا محمود سے ہے۔ ان کے متعلق جو چاہو مقابلہ میں لکھو۔ مگر ہمارے اور ہمارے دوستوں کے متعلق کچھ نہ لکھو۔ اور اس خط کے ساتھ ایک اور شخص کا خط بھی تھا۔ جو آپ کے ایک دوست نے ایک عورت کے نام لکھا تھا۔ اور جس کے واپس لینے کے لئے آپ اور وہ مولوی صاحب مقبرہ بہشتی جانے والی سڑک پر پیپل کے درخت کے نیچے کھڑے ہوئے ایک لڑکے کے ذریعہ سے زاہد سے خط و کتابت کر رہے تھے۔ اور یہ نہیں جانتے تھے۔ کہ یہ لڑکا مخلص احمدی ہے۔ وہ لڑکا وہ خط لیکر سیدھا میرے پاس پہنچا جس میں آپ دونوں اور تیسرے دوست کے خطوط بھی تھے۔ اور زاہد کا وعدہ بھی تھا۔ کہ اس دوست کو ہم بدنام نہیں کریں گے۔

اب ان واقعات کے بعد جبکہ میں نے حضرت خلیفہ اولؓ کی محبت کی وجہ سے اتنی مدت چھپائے رکھا۔ مجھے تحقیقات کی کیا ضرورت تھی۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے ثبوت ہیں جو منصہ ظہور پر آجائیں گے۔ قادیان کی باتیں قادیان کے ساتھ ختم نہیں ہوگئیں۔ کچھ ادھر آپہنچی ہیں۔ کچھ پہنچ جائیں گی۔ لاہور کی باتیں تو مزید برآں ہیں۔

آپ جو کام کر رہے ہیں۔ اگر خلیفہ اولؓ زندہ ہوتے تو اس سے بھی بڑھ کر آپ سے سلوک کرتے جو میں کر رہا ہوں۔ ان کی تو یہ کہتے ہوئے زبان خشک ہوتی تھی۔ کہ "میاں میں تمہارا عاشق ہوں۔ اور میں مرزا صاحبؑ کا ادنیٰ خادم ہوں"۔ جب وہ آپ لوگوں کی یہ کارروائیاں دیکھتے۔ تو اس کے سوا کیا کر سکتے تھے۔ کہ آپ پر ابدی لعنت ڈالتے۔ آخر وہ ایک نیک انسان تھے۔ کیا ان کو نظر نہیں آتا تھا۔ اور اب پرانے ریکارڈ دیکھ کر جماعت کو نظر نہیں آئیگا۔ کہ جب ان کے لئے غیرت دکھانے والے اپنی ماؤں کے گھٹنے کے ساتھ لگے ہوئے ایں ایں کر رہے تھے۔ اس وقت میں ہی تھا۔ جو تن من دھن کے ساتھ غیر مبایعین کے ساتھ ان کی خاطر لڑ رہا تھا۔ جنہوں نے ان کی زندگی میں ہی ظاہر اور پوشیدہ ان کی مخالفت شروع کر دی تھی۔ اور جیسا کہ حوالوں سے ثابت ہے۔ کہ کہتے تھے۔ کہ مولوی صاحب سٹھیا گئے ہیں۔ اب ان کی عقل ماری گئی ہے۔ اب ان کو معزول کر دینا چاہیئے۔ یہ سب باتیں نیر صاحب مرحوم نے سنیں۔ جبکہ پیغامی مقبرہ بہشتی میں گئے ہوئے تھے۔ نیر صاحب فوت ہو چکے ہیں۔ لیکن اور کئی لوگ زندہ ہیں۔ اور اس زمانے کے لٹریچر میں بھی کہیں کہیں یہ حوالے مل جاتے ہیں۔ مجھے تو خدا تعالیٰ نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ جیسا کہ الفضل میں وہ خواب چھپ چکی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حفاظت کے لئے میرے بچوں کو اپنی جانیں دینی پڑیں گی۔ میرے لئے اس سے بڑھ کر کوئی سعادت نہیں ہو سکتی۔ خواہ یہ جانیں دینا لفظی ہو یا معنوی۔

مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام نے اسماعیل قرار دیا ہے۔ اور بائیبل میں لکھا ہے۔ کہ اس کے بھائیوں کی تلوار اس کے مقابلہ میں کھنچی رہے گی۔ پہلے اسماعیلؑ کا تو مجھے معلوم نہیں۔ لیکن میں اپنے متعلق جانتا ہوں۔ کہ جب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت کا سوال پیدا ہوا۔ جیسا کہ لاہوریوں کے کیس میں ہوا تھا۔ تو میری تلوار بھی تمام دنیا کے مقابلہ میں کھنچی رہے گی۔ اور عزیز ترین وجودوں کو بھی معنوی طور پر ٹکڑے ٹکڑے کرنے سے میں دریغ نہیں کروں گا۔ کیونکہ ظاہری تلوار چلانے سے ہم کو اور حضرت مسیح موعودؑ کو روکا گیا ہے۔ اور ہمیں بشدت تعلیم دی گئی ہے۔ خواہ تمہیں کتنی ہی تکلیف دی جائے۔ کسی دشمن کا جسمانی مقابلہ نہ کرنا۔ ہاں دعاؤں اور تدبیروں سے ان کے گند ظاہر کرنے کی جتنی کوشش کر سکتے ہو کرو۔

مجھے تو خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ کارروائیاں کروائیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام تھا۔ جس کو حضرت ام المومنینؓ نہیں سمجھی تھیں۔ اور گھبرا گئی تھیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے لکھ کر ان کے ہاتھ حضرت خلیفہ اولؓ کے پاس بھجوایا تھا۔ اور حضرت خلیفہ اولؓ نے ان کو تسلی دی تھی۔ کہ یہ الہام آپ کے لئے برا نہیں ہے۔ اس الہام کا مضمون یہ تھا۔ کہ جب تک حضرت خلیفہ اولؓ اور ان کی بیوی زندہ رہیں گے۔ ان کی اولاد سے نیک سلوک کیا جاتا رہے گا۔ لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ ان کو ایسا پکڑے گا۔ کہ ان سے پہلے کسی کو نہیں پکڑا ہوگا۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ پچھلے ۴۲ سال میں ہزاروں موقعے آپ کو مخالفت کے ملے۔ لیکن اماں جی کی وفات تک کبھی بھی ننگے ہو کر آپ کو مقابلہ کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ لیکن جونہی وہ فوت ہوئیں۔ خدائی الہام پورا ہونے لگ گیا۔ اور اگر خدا کی مشیت ہوئی تو اور بھی پورا ہوگا۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ آپ کے ہاتھوں سے ساری عمر میٹھی میٹھی قاشیں کھائی ہیں ایک کڑوی بھی سہی۔ میں اس کے جواب میں کہتا ہوں۔ کہ آپ کے ہاتھ سے گزشتہ تیس سال میں بہت سی خنجریں اپنے سینہ میں کھائی ہیں۔ مگر اب چونکہ مسیح موعود کے کلام اور سلسلہ احمدیہ کی حفاظت اور وقار کا سوال تھا۔ مجھے بھی جواب دینا پڑا۔ اگر وہ کڑوا لگتا ہے۔ تو اپنے آپ کو ملامت کریں۔ یا موت سے پہلے حضرت خلیفہ اولؓ کی زبان سے ملامت سن لیں۔

عبدالوہاب صاحب کا خط اللہ رکھا کے نام

میاں عبدالوہاب صاحب کا خط جو انہوں نے اللہ رکھا کے نام لکھا تھا۔ شائع کیا جاتا ہے۔

برادرم۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

گرامی نامہ مشتمل بر تعزیت ملا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ آپ کے ساتھ تو ہم لوگوں کا بھائیوں کا تعلق ہے۔ اس لئے آپ کو صدمہ لازمی تھا۔ اس قسم کے حادثات زندگی کی بنیادوں کو ہلا دینے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی خاص مدد کرے۔ آپ کا خط بہت تسلی آمیز ہے۔ آپ بعافیت ہوں گے۔ کوہ مری ضرور دیکھیے۔ آپ کا بھائی عبدالوہاب عمر ۱۳/۴/۵۶

اس خط کی عبارت سے ظاہر ہے کہ اصل غرض کو چھپانے کی کوشش کی گئی ہے کیونکہ یہ خط ۱۳ اپریل ۱۹۵۶ء کا ہے۔ اور اماں جی جولائی کے آخر یا اگست کے شروع میں فوت ہوئیں۔ اس بات کو کون مان سکتا ہے کہ اللہ رکھا جیسا ذلیل آدمی جس کے سپرد

سو اماں جی ۶ اور ۷ اگست ۱۹۵۵ء کی درمیانی رات کو فوت ہوئی تھیں۔ ادارہ

94

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ترین پیغام

حضرت عثمانؓ کے وقت میں ذرا سی غفلت نے اتحادِ اسلام کو برباد کر دیا تھا

بعض کمزور طبع احمدی کہتے ہیں کہ کیا چھوٹی سی بات کو بڑھا دیا گیا ہے حالانکہ لاہور کا ہر شخص جانتا ہے کہ عبدالوہاب فاتر العقل ہے پھر ایسے شخص کی بات پر اتنے مضامین اور اتنے شور کی ضرورت کیا تھی۔ حضرت عثمانؓ کے وقت میں جن لوگوں نے شور کیا تھا۔ ان کے متعلق بھی صحابہؓ یہی کہتے تھے کہ ایسے ذلیل آدمیوں کی بات کی پرواہ کیوں کی جاتی ہے۔ حال میں ہی مصری پر عیسائیوں نے حملہ کیا تھا۔ اور ایک یہ اعتراض کیا تھا کہ تبوک کے موقعہ پر تمہارے رسول ہزاروں آدمیوں کو لے کر جلتی دھوپ میں اور بغیر سامان کے سینکڑوں میل چلے گئے۔ جب وہاں گئے تو معلوم ہوا کہ معاملہ کچھ بھی نہیں۔ کوئی رومی لشکر وہاں جمع نہیں تھا۔ اگر وہ رسولؐ تھے تو اتنی بڑی غلطی انہوں نے کیوں کی۔ کیوں نہ خدا تعالیٰ نے ان کو بتایا کہ یہ خبر جو رومی لشکر کے جمع ہونے کی آئی ہے غلط ہے تبوک کا واقعہ یوں ہے کہ پہلے ایک عیسائی پادری مکہ میں آیا۔ اور مکہ سے اس نے مدینہ کے منافقوں سے ساز باز کی۔ اور ان کو تجویز بتائی کہ اس کے رہنے اور تبلیغ کرنے کے لئے وہاں ایک نئی مسجد بنائیں چنانچہ انہوں نے قبا نامی گاؤں میں ایک نئی مسجد بنا دی۔ وہ شخص چھپ کر وہاں آیا۔ اور ان کو یہ کہہ کے روم کی طرف چلا گیا کہ میں رومی حکومت کو اکساتا ہوں۔ تم اِدھر یہ مشہور کر دو کہ رومی لشکر سرحدوں پر جمع ہو گیا ہے جب محمد رسول اللہ اسلامی لشکر سمیت اس طرف جائیں گے۔ اور وہاں کسی کو نہ پائیں گے اور سخت مایوس ہو کر لوٹیں گے تو تم مدینہ میں مشہور کر دینا کہ یہ دیکھو مسلمانوں کا رسول۔ بات کچھ بھی نہ تھی۔ مگر اس نے اسکو اتنی اہمیت دے دی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل کی تائید کی۔ اور صرف تین آدمی جو سینکڑوں کے لشکر میں سے پیچھے رہ گئے تھے ان کو سخت ملامت کی۔ اور ان میں سے ایک کا بائیکاٹ کر دیا۔ حالانکہ جب رومی لشکر تھا ہی نہیں تو تین چھوڑ کے تین ہزار آدمی بھی نہ جاتا۔ تو اسلام کا کیا نقصان تھا قرآن کو تو یہ کہنا چاہیئے تھا کہ یہ پیچھے رہنے والے بڑے عقلمند تھے۔ اور جو لوگ اپنی فصلیں تباہ کر کے گرمی میں محمد رسول اللہؐ کے ساتھ گئے وہ بڑے احمق تھے۔ اس واقعہ میں ہم کو یہ بتایا گیا ہے کہ واقعہ خواہ کچھ بھی نہ ہو اگر مسلمان کو پتہ لگ جائے۔ کہ منافق دین کے لئے کوئی خطرہ ظاہر کر رہے ہیں۔ تو ساری امت مسلمہ کو ان کا مقابلہ کرنے کیلئے کھڑا ہو جانا چاہیئے اور جو کوئی اس میں سستی کرے گا۔ وہ مسلمانوں میں سے نہیں سمجھا جائیگا اور مسلمانوں کو اس سے مقاطعہ کرنا ہوگا۔ اب تبوک کے واقعہ کو دیکھو جو قرآن کریم میں تفصیل کے ساتھ بیان ہے اور دیکھو کہ احمدیوں میں سے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اتنی چھوٹی سی بات کو اتنا کیوں بڑھایا جا رہا ہے اور کیا ایسے ساتھ بولنا چالنا احمدیوں کیلئے جائز ہے اگر وہ احمدی کہلا سکتے ہیں اور ان کے ساتھ بولنا چالنا جائز ہے تو پھر قرآن اور محمد رسول اللہ نے تبوک کے موقعہ پر غلطی کی ہے جس وقت کہ معاملہ چھوٹا ہی نہیں تھا بلکہ تھا ہی نہیں پھر وہ لوگ بتائیں کہ حضرت عثمانؓ کے وقت میں شرارت کرنے والے لوگوں کو حقیر قرار دینے والے لوگ کیا بعد میں اسلام کو جوڑ سکے۔ اگر وہ اس وقت منافقوں کا مقابلہ کرتے تو نہ ان کا کوئی نقصان تھا نہ اسلام کا کوئی نقصان تھا۔ مگر اس وقت کی غفلت نے اسلام کو بھی تباہ کر دیا۔ اور اتحاد اسلام کو بھی برباد کر دیا۔

والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد ۲۸/۷/۵۶

ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق تحریر ہے:-

"کرنل محمود صاحب کا بھی رپورٹوں میں نام آیا ہے۔ ان کا کوئی تعلق اللہ رکھا سے نہیں۔ حسب عادت دھوکہ دے کر ان کے گھر رہا۔ مگر ان کے اخلاص کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ایک قادیان کا درویش ان کے گھر بھجوا دیا۔ اور اس نے ان کو سارا حال اس کا بتا دیا۔ جس پر انہوں نے اس کو نکال دیا۔ کوئی دوست کرنل صاحب پر بدظنی نہ کریں"

حضور ایدہ اللہ کی ڈاک کا پتہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ حضور کی ڈاک مری کی بجائے ربوہ کے پتہ پر ہی آیا کرے۔ پرائیویٹ سیکرٹری

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۰ر جولائی ۵۶ء

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْن

سورہ المنافقون قرآن کریم کی ترسیٹھویں (۶۳) سورت ہے۔ جو اٹھائیسویں پارہ میں ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی سورت ہے۔ اس کی کل آیات گیارہ ہیں۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے منافقین اور مومنین کے کردار کا نقشہ نہایت واضح الفاظ میں کھینچ دیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مدینہ میں مکہ سے ہجرت کرکے آئے۔ تو رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی اور اس کے دوستوں کو بڑا صدمہ پہنچا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ورود سے پہلے اہل مدینہ نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ اسے اپنا بادشاہ بنا لیا جائے۔ اور مکمل تیاری ہو چکی تھی۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پہنچنے پر اس کا یہ خواب خواب پریشان ہوگیا۔ چاروناچار اسے قوم کا ساتھ دینا پڑا۔ اور بظاہر وہ اور اس کے ہمراہی مسلمان ہوگئے۔ لیکن یہ ناکامی کا صدمہ مرتے دم تک اس کے دل سے محو نہیں ہوا۔ اور وہ کبھی دل سے مسلمان نہیں ہوا۔ اور جب بھی اس کو موقع ملتا۔ وہ انتقام لینے کی کوشش کرتا۔ اس کی ایک چال یہ تھی۔ کہ انصار مدینہ کی عصبیت کے جذبہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مہاجرین کے خلاف بھڑکائے بلکہ درپردہ اس کی یہ کوشش رہی۔ کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اور آپ کے جاں نثاروں کو اپنے راستہ سے ہٹا دے۔ مگر اس کی کوششیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ناکام ہوتی رہیں۔ مدینہ میں اسلام کی ایسی فضا قائم ہو چکی تھی۔ کہ وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

اس کی منافقت کا سب سے بڑا اور واضح کارنامہ وہ ہے۔ جب اس نے ایک جنگ کے دوران میں انصار کو مہاجرین کے برخلاف ابھارنے میں بظاہر ذرا سی کامیابی حاصل کرلی۔ اگرچہ اس کی یہ کوشش بھی سخت ناکام ہوئی۔ لیکن اتنی سی کامیابی سے اس کا حوصلہ بڑھ گیا۔ اور اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارہ میں وہ الفاظ کہے۔ جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں بایں الفاظ کیا ہے یعنی

یقولون لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل ولله العزۃ ولرسولہٖ وللمومنین ولٰکن المنافقین لا یعلمون (سورۃ المنافقون)

یعنی وہ (منافقین عبداللہ بن ابی) کہتے تھے۔ جب ہم مدینہ واپس لوٹیں گے۔ تو سب سے عزت والا شخص سب سے ذلیل شخص کو وہاں سے نکال دے گا۔ اس کے خیال فاسد میں الاعز (نعوذ باللہ) عبداللہ بن ابی تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (نعوذ باللہ) اذل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا۔ کہ یہ منافقین نہیں جانتے۔ کہ تمام عزت تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاکؐ اور مومنوں کے لئے ہے۔

تاریخ نے بتا دیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی بات کتنی حق تھی۔ آج عبداللہ بن ابی کے نام پر لعنتیں برستی ہیں۔ مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام پر دن رات کروڑوں اربوں زبانیں درود شریف بھیجتی ہیں۔ نہ صرف آپ پر درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ بلکہ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روحوں پر بھی دعائیں بھیجی جاتی ہیں۔ اور آپ کے غلاموں پر بھی۔ اور قیامت تک کے غلاموں پر بھی بھیجی جاتی رہیں گی۔

اس سورہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ منافقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک نہایت کریہہ جرم ہے۔ خاصکر جب یہ اللہ تعالیٰ کی جماعت اور اس کے امیر کے متعلق برتی جائے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اجتماعی حیات میں منافقت سے بڑھ کر کوئی جرم نہیں ہے۔ ایک کھلا مخالف خواہ کتنی بھی مخالفت کرے۔ اس میں ایک وصف ضرور ہوتا ہے کہ وہ اپنی دیانت کو نہیں چھوڑتا۔ جیسا کہ غالب نے بھی کہا ہے ؎

وفاداری بشرط استواری اصل ایماں ہے　مرے بتخانے میں تو کعبہ میں گاڑو برہمن کو

ایک کھلا منکر جو میدان میں نکل کر مخالفت کرتا ہے۔ اتنا خطرناک نہیں ہوتا۔ جتنا کہ وہ شخص جو دل میں تو مخالف ہوتا ہے۔ مگر بظاہر اپنے آپ کو دوست اور رفیق بیان کرتا ہے۔ دنیاوی طور پر ہندوستان کی حالیہ تاریخ میں اس کی کئی ایک مثالیں ملتی ہیں۔ جعفر بنگالی اور صادق دکنی کی مثالیں تو ضرب المثل بن چکی ہیں۔ جنہوں نے اپنے آقاؤں کے خلاف درپردہ انگریزوں سے سازشیں کیں۔ اور اپنے آقاؤں کی اور ان کی حکومت کی تباہی کا باعث ہوئے۔ یہ دنیاوی معاملات تھے جہاں تک ان کے آقاؤں کی تباہی کا معاملہ تھا۔ اس حد تک تو انہیں واقعی کامیابی ہوئی۔ لیکن جہاں تک ان کی اپنی ذات کا معاملہ تھا۔ وہ سخت ناکام ہوئے اور اب تک ان پر لعنتیں کی جاتی ہیں۔ ان کے آقاؤں کی تباہی کا باعث یہ تھا۔ کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا سایہ نہ تھا۔ لیکن ایک الٰہی جماعت کا معاملہ دوسرا ہے۔ یہ جماعت اللہ تعالیٰ نے کھڑی کی ہوتی ہے۔ اور وہ خود بھی اس کا نگران و محافظ ہوتا ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ منافقت خواہ دنیاوی آقاؤں کے خلاف ہو۔ یا الٰہی ماموروں کے خلاف۔ منافق کے لئے ہر حال میں تباہی لازمی۔

غور فرمایئے۔ دنیاوی لحاظ سے عبداللہ بن ابی کی کتنی بڑی شخصیت تھی۔ اسلام سے پہلے اہل مدینہ کے دل میں اس کا اتنا وقار اور عزت تھی کہ وہ اس کو اپنا بادشاہ بنانے کا حتمی فیصلہ کر چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی کچھ اور ہی تھی۔ وہ ان کو ایسا بادشاہ دینا چاہتا تھا جو دین اور دنیا دونوں کا بادشاہ تھا۔ جس نے نہ صرف ان کی دنیا سنوار دی۔ اور انہیں قیصر و کسریٰ کا فاتح بنا دیا۔ اور معلومہ دنیا کے دولت و مال ان کے قدموں پر ڈال دیئے۔ بلکہ آخرت کی نعمت عظمیٰ بھی عطا کی۔ جس کے سامنے دنیا کے مال و دولت ہیچ ہیں۔ ایک مومن کا حقیقی مال و دولت تو یہی آخرت اور عقبیٰ کی نعمت عظمیٰ ہے۔ یہ نعمت عظمیٰ کن لوگوں کو ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں یہ نعمت ان کو ہی حاصل ہوتی ہے۔ جن کو مخاطب کرکے وہ اسی سورہ کے آخر میں فرماتا ہے:۔

یا ایھا الذین اٰمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر الله ومن یفعل ذالک فاولٰئک ھم الخاسرون۔ وانفقوا من ما رزقنٰکم من قبل ان یاتی احدکم الموت فیقول رب لولا اخرتنی الیٰ اجل قریب۔ فاصدق واکن من الصالحین۔ ولن یؤخر الله نفسا اذا جاء اجلھا۔ والله خبیر بما تعملون۔ (المنافقون)

سورۂ منافقون میں اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ دو گروہوں کے کردار اور ان کے نتائج نہایت واضح الفاظ میں پیش کر دیئے ہیں۔ اب ہم میں سے ہر ایک کو یہ فیصلہ کرنا ہے۔ کہ وہ ان دونوں میں سے کس گروہ میں شامل ہونا چاہتا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں۔ اور آپ کے خلفاء برحق ہیں۔ جو شخص دل سے اس جماعت میں شامل ہے۔ یقیناً وہ تو وہی کردار دکھائیگا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اموال اور اولاد کی خاطر غافل نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ ایسا کرنے سے ضرور نقصان اٹھائے گا۔ اور وہ جو مرنے سے پہلے پہلے اپنا مال و متاع جو اللہ تعالیٰ نے اس کو دیا ہے۔ خدا کی راہ میں خرچ کرے گا۔ تاکہ موت کے وقت وہ یہ نہ کہنے لگے۔ کہ اے خدا تعالیٰ تو نے مجھے تھوڑی سی اور مہلت کیوں نہ دی۔ تاکہ میں خیرات کر لیتا۔ اور نیک لوگوں میں داخل ہو جاتا۔ اس وقت کچھ نہ ہو سکے گا۔ جب کسی کا وقت آ جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ہرگز مہلت نہیں دیتا۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ جو کچھ تم کرتے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو ہدایت فرمائی ہے۔ وہ چند الفاظ میں یہ ہے۔ کہ ہمیں دنیا کے مال و دولت اور اولاد سے اتنی محبت نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے غافل کر دے۔ بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دینا چاہیئے۔ ورنہ موت کے وقت ہمیں پچھتانا پڑے گا جس وقت کچھ نہیں ہو سکیگا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ نفاق سے بچنے کے لئے یہ بات اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور اس کا تیر بہدف علاج ہے۔ نفاق کا شکار وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جو دنیا کے اموال و اولاد سے حد سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی تباہی کا باعث ہوتے ہیں۔

اس ضمن میں یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ سورۂ منافقون اور قرآن کریم کی دوسری آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ الٰہی جماعتوں کے خلاف جہاں کھلے کفار کھڑے ہوتے ہیں۔ اور صدوا عن سبیل الله کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ وہاں منافقین بھی ضرور ہوتے ہیں۔ قرآن کریم چونکہ ہمیں ہر قسم کی ہدایات دیتا ہے۔ اس لئے ضرور تھا۔ کہ منافقین کے ساتھ معاملہ کرنے کے لئے بھی وہ ہماری رہنمائی کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف بھی منافقین کی ایک ٹولی کھڑی ہوئی۔ لیکن کتب الله لاغلبن انا ورسلی۔

معذرت

۲۷ر جولائی ۱۹۵۶ء کے الفضل میں صفحہ ۸ کالم ۲ میں چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی اس تقریر کا خلاصہ شائع ہوا ہے۔ جو انہوں نے کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۲۵ر جولائی میں کی تھی۔ اس میں یہ فقرہ بھی شائع ہو گیا ہے:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کو بہت بڑی علو مرتبت حاصل تھی"

اس سے مترشح ہوتا ہے۔ کہ گویا نعوذ باللہ آقا اور غلام کو ایک ہی مقام حاصل تھا۔ اگر اس فقرے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو ہم سب کے اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے بھی آقا و مطاع ہیں ذکر نہ ہوتا۔ اور صرف اتنا فقرہ کہا جاتا۔ کہ حضرت خلیفہ اولؓ کو بڑی علو مرتبت حاصل تھی تو بالکل ٹھیک ہوتا۔ پیر و مرید یا آقا و غلام کو ایک سطح پر لانا بالبداہت غلط ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔ ادارہ الفضل اس افسوسناک غلطی پر دل سے معذرت خواہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ سے والہانہ محبت وعقیدت اور خلافت کے ساتھ وابستگی کا اظہار

حضور کی خدمت میں مرکزی اداروں اور احباب کی طرف سے ارسال کردہ تاریں

جماعتوں اور احباب کی طرف سے اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کی معاندانہ حرکات اور ریشہ دوانیوں کے خلاف اظہار نفرت اور بیزاری کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ چنانچہ احباب کثرت کے ساتھ تاروں کے ذریعہ بھی ان منافقین کے خلاف نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو اپنی وفاداری کا یقین دلاتے ہیں موصول ہونے والے تاروں کی الفضل میں دو قسطیں پہلے شائع ہو چکی ہیں۔ تیسری قسط ذیل میں درج کی جا رہی ہے۔ حضور اقدس ایسے تمام احباب کو جزاکم اللہ احسن الجزا فرماتے ہیں۔ نیز ان کے لئے دعا بھی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کی نسلوں کو ایمان پر قائم رکھے۔ آمین

(قسط نمبر ۳)

خدام الاحمدیہ محمد نگر لاہور

"ہم اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کی شرانگیز سرگرمیوں کی پر زور مذمت کرتے ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ کو کامل اطاعت کا یقین دلاتے ہیں"۔ محمد اکرم

زعیم مجلس خدام الاحمدیہ محمد نگر لاہور

جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور

"جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ صدق دل سے حضور کی مطیع و فرمانبردار ہے اور اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کی سرگرمیوں کی پر زور مذمت کرتی ہے۔ حضور کی خدمت میں مفصل قرارداد بھی بھجوائی جا رہی ہے۔" عبد الحکیم

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور

لجنہ اماء اللہ گنج مغلپورہ لاہور

"لجنہ اماء اللہ گنج مغلپورہ لاہور صدق دل سے حضور کی اطاعت گذار ہے۔ اور اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کی سرگرمیوں کی پر زور مذمت کرتی ہے۔ اس ضمن میں حضور کی خدمت میں مفصل قرارداد بھی بھجوائی جا رہی ہے۔" (لجنہ اماء اللہ مغلپورہ لاہور)

چکلالہ راولپنڈی

"ہم اور ہمارے اہل وعیال حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو اپنی وفاداری کا یقین دلاتے ہیں۔ اللہ رکھا سے ہمارا کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہے۔"

ارشاد فاروقی چکلالہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضور ایدہ اللہ کا ۲۳ جولائی کا پیغام پڑھا۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اراکین اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کی ریشہ دوانیوں کی مذمت کرتے ہوئے اس سے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم حضور کو اپنی کامل وفاداری کا یقین دلاتے ہیں۔ تمام مجالس کو ہدایات بھجوائی جا رہی ہیں۔

قائمقام نائب صدر۔ ربوہ

راولپنڈی

"اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے"

(خواجہ عبد الغنی راولپنڈی)

ربوہ

"میری اہلیہ اور میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنی وفاداری کا پھر اعلان کرتے ہیں۔ اور حضور کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کر رہے ہیں"

(صلاح الدین احمد ربوہ)

"نہایت مؤدبانہ عرض ہے کہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ اپنی وفاداری اور بیعت کے عہد کو دہراتا ہوں اور دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت وعافیت کے ساتھ ثمرات حسنہ والی دراز عمر عطا فرمائے۔"

(غلام یٰسین ربوہ)

نواب شاہ

آج ہی الفضل میں حضور ایدکم اللہ کا پیغام پڑھا۔ اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کی سرگرمیوں سے انتہائی بیزاری کا اعلان کرتا ہوں اور حضور کی کامل صحت اور دراز عمر کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہوں۔

(ظفر اللہ خاں۔ نواب شاہ)

نظارت امور عامہ ربوہ

"نظارت امور عامہ کے جملہ کارکن اللہ رکھا کی ریشہ دوانیوں کی پرزور مذمت کرتے ہوئے۔ ان سے برأت کا اظہار کرتے ہیں اور اس کو اور اس کے تمام ساتھیوں کو حضور اور سلسلہ احمدیہ کا دشمن سمجھتے ہیں اور حضور کو اپنی کامل وفاداری کا یقین دلاتے ہیں۔"

(خادم حسین ناظر امور عامہ ربوہ)

احمدیہ بنگال ایسوسی ایشن ربوہ

"منافقین اور ان کی فتنہ انگیزیوں کے خلاف ہم سخت نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حضور کو اپنی کامل اور دلی وفاداری کا یقین دلاتے ہیں۔"

(عبد الرحمن خاں احمدیہ بنگال ایسوسی ایشن ربوہ)

جماعت احمدیہ راولپنڈی

جماعت احمدیہ راولپنڈی نے اپنے ہنگامی اجلاس میں قرارداد پاس کی ہے کہ جماعت احمدیہ راولپنڈی اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کی شرانگیز سرگرمیوں کی پرزور مذمت کرتی ہے نیز جماعت دلی خلوص کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں اپنی جانیں اور اپنے اموال پیش کرتی ہے اور حضور کی دراز عمر اور پرمسرت زندگی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہے۔

(امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

مجلس خدام الاحمدیہ چنیوٹ

"مجلس خدام الاحمدیہ چنیوٹ کے خدام اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کی معاندانہ سرگرمیوں اور طرز عمل کی پرزور مذمت کرتے ہوئے اعلان کرتے ہیں کہ ہم ان لوگوں سے کوئی واسطہ نہیں رکھیں گے۔ نیز ہم سچے طور پر وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آئندہ بھی اس قماش کے لوگوں سے بیزاری کا اظہار کرتے رہیں گے۔ ہمارا ایمان ہے کہ حضور ایدہ اللہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ برحق خلیفہ ہیں" (عبد السلام قائد مجلس خدام الاحمدیہ چنیوٹ)

جماعت احمدیہ شکارپور

"الفضل کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام یہاں ابھی ابھی موصول ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ شکارپور کے احباب یقین دلاتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ کی خلافت پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور ہم خلافت کے دشمنوں کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ مفصل خط بھی ارسال کیا جا رہا ہے۔ ہم دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو صحت وعافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین

(عبد الرشید مشرا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شکارپور)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

مری ۲۸ جولائی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں:۔

"طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت اور درازی عمر کیلئے

صدقہ اور دعا کی تحریک

کراچی ۲۷ جولائی (بذریعہ تار) مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ گذشتہ جمعہ کے خطبہ میں احباب جماعت کو تحریک کی گئی کہ احباب سیدنا حضرت امیر المومنین کی باصحت زندگی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ نیز اسی روز تین بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔

ربوہ میں برف کا نرخ

اہالیان ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ میں برف کا پرچون نرخ ایک آنہ فی سیر مقرر کیا گیا ہے احباب مندرجہ ذیل ڈیلران سے حاصل فرما سکتے ہیں

(۱) نذیر احمد صاحب گول بازار ربوہ

(۲) خلیل احمد صاحب گول بازار ربوہ

(۳) خان میر صاحب غلہ منڈی ربوہ

مینیجر برف خانہ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد محترم چند یوم سے لاہور میں بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور ان کے تمام تفکرات دور کرے۔ آمین۔ عبد الحکیم بی اے۔ بی ٹی ہیڈ ماسٹر ہائی سکول گھوڑیال کلاں

(۲) عزیزم مسعود احمد صاحب ریحان ستمبر میں بی۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کرام نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

لطیف احمد ظفر

منافقین کی فتنہ پردازیوں سے بیزاری

اور

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ساتھ محبت و عقیدت کا اظہار

مخلصین جماعت کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کے نام خطوط

قسط نمبر ۲

(۶)

ہمارے پیارے محسن و مربی آقا۔ فداک نفوسنا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم خادمانِ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم ہر حالت میں اور ہر آن اپنے محسن و مربی آقا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے وفادار رہیں اور رہیں گے۔ اور ایک اشارے پر اپنا آخری قطرہ خون بہا دیں گے۔

اے خدا تو ہمیں اپنے عہد پر قائم و دائم رہنے کی توفیق بخش۔ آمین ثم آمین

خاکساران

محمد داؤد کلرک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری
عبدالرب ملک " " "
احمد دین " " "
محمد یعقوب خاں " " "
جمال یوسف " " "
مرزا انور بیگ " " "
شیخ عبدالحق " " "

(۷)

سیدی ایدکم اللہ بنصرہ العزیز
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا تعالیٰ ہمیشہ ہی حضور ایدہ اللہ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

حضور ایدہ اللہ کا پیغام اللہ رکھا اور اسکے ساتھیوں کے بارے میں پڑھا۔ جس سے سخت تکلیف ہوئی۔ اس عریضہ کے ذریعہ خاکسار اللہ رکھا اور اس قماش کے لوگوں کی سخت مذمت کرتا ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کے لئے جو عظیم الشان کام سر انجام پا رہے ہیں۔ ان میں اللہ کی پوری فرمانبرداری اور اطاعت کا پورا پورا یقین دلاتا ہے۔ نیز حضور کی خدمت میں پوری کامل وفاداری کا یقین دلاتا ہے

حضور براہ کرم اس عاجز کے لئے دعا فرمادیں کہ وہ مجھے اسلام اور احمدیت کی سچی تعلیم پر صحیح معنوں میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔ اور ایسے گروہ سے بچائے جو خدا تعالیٰ کے دین میں نفاق و انتشار پیدا کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے دین کے راستے میں روک بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کے ہر دم ساتھ ہو۔ آمین۔ خلافت کو خاکسار اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی رحمت یقین کرتا ہے اور جو بھی اس سے منحرف ہوتا ہے یا خلافت کے کام میں روک پیدا کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے مردود ہی یقین رکھتا ہے۔ اور یہی کیفیت اللہ رکھا اور اس قماش کے لوگوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین

خاکسار حضور کا ادنیٰ ترین خادم
(شیخ) نور الحق ایم اے سنڈیکیٹ

(۸)

بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

پیارے آقا

حضور ایدہ اللہ کی طرف سے شائع شدہ پیغام اخبار الفضل مورخہ ۲۵ کے پرچہ میں پڑھا۔ اللہ رکھا نے جس گندی فطرت کا اظہار کیا ہے ہم اس کی پر زور مذمت کرتے ہیں۔ ہم نہ صرف اللہ رکھا کو بلکہ اس کے معاونین اور مددگاروں کو بھی شدید نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ حضور ایدہ اللہ کو لمبی اور صحت والی عمر عطا کرے۔ اور حضور کا بابرکت سایہ جماعت کے سر پر تا دیر سلامت رہے۔ تا کہ حضور کے بابرکت وجود سے جماعت اور دوسری تمام دنیا زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہو سکے۔

ہم اپنی پوری طاقت سے ایسے فتنوں کا سدِباب کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے اور انشاء اللہ حضور کے وفادار خادم ثابت ہوں گے۔

کاش یہ فتنہ گر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان مقام کو سمجھیں اور اپنی عاقبت کو خراب نہ کریں۔ والسلام

خاکساران ہم ہیں حضور کے ادنیٰ خدام کارکنان الفضل (عملہ منیجر) (۲) خادم عباد اللہ گیانی

(۲) محمد لطیف امرتسری (۳) مرزا منیر احمد (۴) محمد لطیف (۵) غلام نبی

(۹)

میرے پیارے آقا!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سیدی! آپ پر میں اور میرے ماں باپ قربان ہوں اور حضور کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر رہے اور دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل اور کرم سے مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

سیدنا اسی اللہ رکھا اور اس کے دوسرے ساتھیوں نے جس گندی ذہنیت اور فطرت کا مظاہرہ کیا ہے خاکسار اس کی پر زور مذمت کرتا ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنی کامل وفاداری کا یقین دلاتا ہے۔

حضور کا جو دشمن ہے خاکسار اسے اپنا دشمن تصور کرتا ہے۔ حضور اللہ تعالیٰ سے حضور اس عاجز کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے احمدیت کی صحیح معنوں میں خدمت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(مرزا مسیح احمد ظفر کارکن نظارت امور عامہ حال مری)

(۱۰)

بخدمت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خاکسار کی جان مال اہل و عیال حضور کی خاطر قربان ہیں۔ الفضل مجریہ ۲۵/۷/۵۶ میں فتنہ پردازوں کے متعلق حضور کا جو پیغام شائع ہوا ہے۔ اس کی تعمیل میں خاکسار اپنی اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے حضور کو یقین دلاتا ہے کہ ہم سب حضور کے خلیفۃ المسیح الموعود اور مصلح موعود کے دعاوی پر صدق دل سے یقین رکھتے ہیں۔ اور ایسے معاندوں پر جو سعید روحوں کو گمراہ کرنے کی ناپاک سازش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجتے ہیں۔ در اصل یہ سازشیں حضور کے خلاف نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ہیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۹ جولائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل پھر حرارت رہی اور شام کے قریب رانوں میں سوزش زیادہ ہو گئی۔ آج صبح سے ضعف زیادہ محسوس ہوتا ہے اور پاؤں ٹھنڈے ہو رہے ہیں۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت ناساز ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— لنڈن ۲۷ جولائی (بذریعہ تار) لنڈن سے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔ "آمنہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی صحت بفضل تعالیٰ پہلے سے بہت بہتر ہے وہ ہسپتال سے کل گھر واپس آجائیں گی۔ ڈاکٹر صاحبان ان کی صحت کی رفتار سے مطمئن ہیں۔" (مرزا طاہر احمد)

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار نے ۱۹۵۲ء کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت رقت سے دعا کی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے حضور کے صحیح مقام سے شناسائی عطا فرمائے چنانچہ اسی رات خواب میں یہ نظارہ دکھایا گیا کہ ربوہ کے ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام چند دوستوں کے ہمراہ محو گفتگو ہیں۔ اسی اثنا میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کھڑے ہیں اور حضور کے ذریعہ وہی گفتگو کا تسلسل قائم ہے۔ گویا کہ مجھے خواب میں ہی سمجھایا گیا کہ حضور آج حضرت مسیح موعود کی نیابت میں اسی مقام پر ہیں۔ جس پر حضرت مسیح موعود تھے اور خود حضور کا الہام انا المسیح الموعود موجود ہے میں اپنی اس خواب کا واقعہ پوری ذمہ داری سے حلفیہ بیان کر رہا ہوں۔

اس سے یہ ظاہر ہے کہ یہ لوگ حضور کے ہی خلاف سازش نہیں کر رہے بلکہ حضرت مسیح موعود کے خلاف ہے۔ ہمیں اس کا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ حسب وعدہ اپنے سلسلہ اور اپنے برگزیدہ بندوں کی عزت کو پہلے سے بھی دوبالا کرے گا۔ اور دشمنوں کا منہ کالا ہو گا۔

حضور سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو حضور کی رہنمائی میں اسلام اور احمدیت کی صحیح معنوں میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

حضور کی دعاؤں کا محتاج خاکسار خادم حسین معہ اہل و عیال۔

کوئی اہم کام نہیں سوائے اس کے کہ بعض گھرانوں میں چپڑاسی یا بادرچی کا کام کرتا ہے۔ اس نے باوجود اُس عشق ومحبت کے جو اسے حضرت خلیفہ اولؓ کے خاندان سے تھی اماں جی جو جولائی یا اگست میں فوت ہوئی تھیں۔ ان کی تعزیت کا خط مولوی عبدالوہاب کو مارچ کے آخر یا اپریل کے شروع میں لکھا اور مولوی عبدالوہاب صاحب نے اس کا جواب ۱۳ر اپریل کو دیا۔ اور تعزیت کے مضمون سے بالکل بے تعلق خط کے آخر میں یہ بھی لکھ گئے کہ کوہ مری ضرور دیکھئے۔

احباب کو معلوم ہے کہ ۲۴ر اپریل کو میں مری آیا تھا۔ لیکن اس سے پہلے دس یا گیارہ اپریل کو میں نے عبدالرحیم احمد اپنے نام نہاد داماد کو کوٹھی تلاش کرنے کے لئے مری بھیجا تھا۔ اور اس نے بارہ اپریل کے قریب ربوہ پہنچ کر کوٹھی کی اطلاع دی تھی جسے ہم نے پسند کر لیا تھا۔ اور عبدالرحیم احمد میاں عبدالمنان کا یار غار ہے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس سے سن کر اپنے بھائی کو اطلاع دیدی کہ خلیفۃ المسیح مری جانے والے ہیں اور عبدالوہاب کو فوراً یاد آگیا کہ نو مہینے پہلے آئے ہوئے تعزیت کے خط کا جواب اللہ رکھا کو فوراً دینا چاہیئے۔ اور یہ بات بھی ان کے دماغ میں آگئی کہ یہ بھی لکھ دیا جائے کہ کوہ مری ضرور دیکھئے۔ کیونکہ اس وقت میرے مری آنے کا فیصلہ ہوگیا تھا۔ اور پہاڑوں پر چونکہ عام طور پر صحت کے لئے لوگ باہر جاتے ہیں اور پہرہ کا انتظام پورا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اللہ رکھا کو تعزیت کے خط کے جواب میں تاکید کردی کہ کوہ مری ضرور دیکھئے۔ اتنے مہینوں کے بعد تعزیت کا جواب دینا اور اس وقت دینا جبکہ میرے مری جانے کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ خط کے آخر میں بے جوڑ فقرہ لکھ دینا ایک عجیب اتفاق ہے۔ جس کے معنے ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ اول تو تعزیت کے جواب میں مری دیکھنے کا ذکر ہی عجیب ہے پھر "ضرور" اور بھی عجیب ہے اور پھر اس وقت یہ تحریک جب میں مری آ رہا تھا۔ اور بھی زیادہ عجیب ہے۔

مرزا محمود احمد

منافقت کی سکیم کے متعلق مزید شہادتیں

بیان چوہدری بشارت احمد صاحب ولد چوہدری محمد شریف صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودھا حال جی آفس لاہور

میں مندرجہ ذیل بیان خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر لکھوا رہا ہوں اور اس کے متعلق پوری ذمہ داری لیتا ہوں۔ غلام رسول ۳۵ میرا واقف ہے اور میرے ساتھ تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں رہ[illegible] ہے آنے کے بعد کچھ عرصہ تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں بھی رہا ہے اور سرگودھا گورنمنٹ کالج میں بھی پڑھتا رہا۔ میرے لاہور آنے کے بعد آج سے تقریباً دو ہفتے پہلے مجھے کرایہ پر سائیکل لینے کی ضرورت پیش آئی۔ چونکہ لاہور میں میرا کوئی واقف نہیں تھا۔ اسلئے غلام رسول ۳۵ کے پاس گیا۔ اس وقت اس مکان یعنی ۳۵ نسبت روڈ میں مندرجہ ذیل لوگ موجود تھے۔

۱۔ مرزا محمد حیات تاثیر سابق لائبریرین حضور (اس کے متعلق [illegible] کہ یہ شخص گجرات کا رہنے والا ہے اور پچھلے کئی سال میں کئی بار گجرات کے احمدیوں نے مجھے بتایا ہے کہ یہ شخص جھوٹے طور پر اپنے آپ کو مرزا لکھتا ہے۔ ورنہ اس کا خاندان قبروں کا مجاور ہے۔ مجھے اس امر کی تحقیقات کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ ورنہ حقیقت کھل جاتی۔)

۲۔ غلام رسول ۳۵ ۳۔ اللہ رکھا

غلام رسول ۳۵ نے اللہ رکھا سے پوچھا کہ وہ اتنے عرصہ میں کہاں کہاں گیا۔ اور یہاں سے جا کر تم نے کوئی خط نہیں لکھا۔ اللہ رکھا نے جواب میں کہا کہ میں نے تو تمہیں بھی اور حمید ڈاڈھے کو بھی خطوط لکھے ہیں۔ لیکن تم نے جواب ہی کوئی نہیں دیا۔ اس کے بعد اس نے بتایا کہ وہ سرحد کی تمام جماعتوں میں پھرا۔ اس کے پاس ایک نوٹ بک پاکٹ سائز کی تھی جس میں ان افراد اور جماعتوں کے پتہ جات لکھے ہوئے تھے جن سے وہ مل کر آیا تھا۔ مجھے اس وقت وہ پتہ جات یاد نہیں رہے (یہیں ایک اور آدمی کے ذریعہ وہ معلوم ہو گئے ہیں) اس کے بعد غلام رسول ۳۵ نے اللہ رکھا سے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ حضرت صاحب کی بیماری دور نہیں ہو رہی۔ اور ان کے بعد کس شخص کی بیعت کی جائے۔ اللہ رکھا نے جواب میں کہا کہ میں نے متعدد بار میاں بشیر احمد صاحب کو خطوط لکھے ہیں۔ کہ تم تینوں بھائی مل کر کچھ صدقہ دو تب تم صحت یاب ہو سکتے ہو۔ رقم غالباً ۳۵۰۰ بھی گئی تھی۔ (غالباً مراد یہ ہے کہ ۳۵۰۰ اللہ رکھا کو وہ ورثہ اپنی دادی ہی میں قریباً سات سو ایکڑ نہری زمین انجمن کو دے چکا ہوں۔ جس کی کم سے کم قیمت بھی ایک لاکھ چالیس ہزار بنتی ہے۔) اور میاں بشیر احمد صاحب کو یہ بھی لکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات ہو گئی تو ہم آپ کی بیعت کر لیں گے۔ مرزا ناصر احمد صاحب کی بیعت کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں اور اب تک مجھے اس کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

(ناصر احمد کے خلیفہ ہونے کا کوئی سوال نہیں خلیفہ خدا بنایا کرتا ہے۔ جب اس نے مجھے خلیفہ بنایا تھا تو جماعت کے بڑے بڑے آدمیوں کی گردنیں پکڑ کر میری بیعت کرائی تھی۔ جن میں ایک میرے نانا۔ دو میرے ماموں ایک میری والدہ ایک میری نانی ایک میری تائی اور ایک میرے بڑے بھائی بھی شامل تھے۔ اگر خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کیا کہ ناصر احمد خلیفہ ہو تو ایک میاں بشیر کیا ہزار میاں بشیر کو بھی اس کی بیعت کرنی پڑے گی اور غلام رسول جیسے ہزاروں آدمیوں کے سروں پر جوتیاں مار کر خدا ان سے بیعت کروائیگا لیکن ایک خلیفہ کی زندگی میں کسی دوسرے خلیفہ کا خواہ وہ پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ نام لینا خلاف اسلام یا بے شرمی ہے۔ صرف خلیفہ ہی اپنی زندگی میں دوسرے خلیفہ کو خلافت کیلئے نامزد کر سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفہ اولؓ نے ۱۰ء میں مجھے نامزد کیا تھا مگر خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور وہ بیماری سے بچ گئے۔ اور خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے فیصلہ سے مجھے خلیفہ بنوایا۔ اگر خدانخواستہ اس وقت حضرت خلیفہ اولؓ فوت ہو جاتے۔ تو ان کی اولاد ڈھنڈورا پیٹتی کہ یہ خلافت ہمارے باپ کی دی ہوئی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لعنت سے بچا لیا اور سورۃ نور کے حکم کے مطابق مجھے خود خلیفہ چنا۔ اور بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ میں خدا تعالیٰ کا بنایا ہوا خلیفہ ہوں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق کہ میرے خلیفوں میں سے کوئی خلیفہ دمشق جائے گا۔ میں ایک دفعہ نہیں دو دفعہ اپنی خلافت کے زمانہ میں دمشق گیا ہوں اور اب میں دلیری سے کہہ سکتا ہوں کہ میں کسی انسان کی دی ہوئی خلافت پر خواہ وہ کتنا بڑا انسان کیوں نہ ہو لعنت بھیجتا ہوں۔ یا تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی کی تردید کرنی ہوگی۔ جنہوں نے کہا کہ مسیح دمشق جائے گا۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تردید کرنی ہوگی۔ جنہوں نے یہ لکھا ہے کہ اس حدیث کے یہ معنے ہیں۔ کہ میرے خلیفوں میں سے کوئی خلیفہ دمشق جائے گا۔

(بقیہ بیان) اللہ رکھا کی اس بات کو سن کر کہ میں نے میاں بشیر احمد صاحب کو لکھا ہے کہ ہم تو موجودہ خلیفہ کے مرنے پر آپ کی بیعت کریں گے - غلام رسول ۳۵ نے کہا - نہیں ہم تو میاں عبد المنان صاحب عمر کی بیعت کریں گے -

(اگر عبد المنان بھی اس سازش میں شریک ہے تو تم یاد رکھو کہ عبد المنان اور اس کی اولاد قیامت تک خلافت کو حاصل نہیں کرے گی خواہ کروڑوں غلام رسول ان کے لئے کوششیں کرتے ہوئے اور ان کے لئے دعائیں کرتے ہوئے مرجائیں اور اپنے پیر گھسا دیں اور اپنے ناک رگڑ دیں) پھر غلام رسول نے کہا کہ وہ دو سال کے بعد اتنی طاقت پکڑ جائے گا کہ ربوہ آکر ناصر احمد کو بازو سے پکڑ کر ربوہ سے نکال دے گا -

(دو سال کے بعد کی بات تو خدا ہی جانتا ہے - یہی عبد اللہ ابن ابی ابن سلول نے رسول اللہ صلعم کے خلاف ماری تھی اور جب اس کا ہی بیٹا اس کے سامنے تلوار لے کر کھڑا ہو گیا - تو اس نے کہا کہ میں مدینہ کا سب سے ذلیل انسان ہوں اور محمد رسول اللہ صلعم مدینہ کے سب سے معزز انسان ہیں اس کا دعویٰ کرنا تو کذب ہونے کی علامت ہے وہ اب ربوہ آکر دکھا دے بلکہ اپنے گاؤں جا کر دکھا دے - مگر ایسی باتیں تو حیادار لوگوں سے کہی جاتی ہیں - بے حیا لوگوں پر ایسی باتوں کا کیا اثر ہوتا ہے - وہ پھر یہی کہہ دے گا کہ یہ طاقت تو مجھے دو سال کے بعد حاصل ہو گی - جیسا کہ مسیلمہ نے کہا تھا کہ اگر محمد رسول اللہ صلعم نے مجھے اپنے بعد وارث نہ بنایا تو میری فوج حملہ کر کے مدینہ کو تباہ کر دے گی - اب وہ مسیلمہ خبیث کہاں ہے کہ ہم اس سے پوچھیں اور یا دو سال کے بعد غلام رسول بے دین کہاں ہو گا جو ہم اس سے پوچھیں گے) چوہدری بشارت احمد صاحب کہتے ہیں کہ اس کے بعد حیات تاثیر نے جو اپنے آپ کو مرزا کہتا ہے یہ بھی کہا کہ اگر حمید ڈاڈھے سے خطوط کا جواب چاہتے ہو تو اس کو اس قسم کے خطوط لکھا کرو کہ میاں ناصر احمد کو مارنے اور میاں بشیر احمد کے متعلق جو سکیم تھی وہ کہاں تک کامیاب ہے - اس پر وہ فوراً تڑپ کر جواب دے گا (دیکھیئے ان خبیثوں کو جو ایک طرف تو اپنے خیال میں اپنی طاقت کے بڑھانے کے لئے میاں بشیر احمد کو خلافت کا لالچ دے رہے ہیں - دوسری طرف ان کے قتل کرنے کے منصوبے بھی کر رہے ہیں - کیا ایسے لوگ ایمان دار یا انسان کہلا سکتے ہیں ؟ یہ خبیث اور ان کے ساتھی منافقوں کی طرح تمنائیں کرتے رہیں گے - لیکن سوائے ناکامی اور نامرادی کے ان کو کچھ نصیب نہیں ہو گا - آسمان پر خدا تعالیٰ کی تلوار کھچ چکی ہے - اب ان لوگوں سے دوستی کا اظہار کرنے والے لوگ خواہ کسی خاندان سے تعلق رکھتے ہوں اپنے آپ کو بچا کر دیکھیں - خدا تعالیٰ ان کو دنیا کے ہر گوشہ میں پکڑے گا اور ان کو ان کی بے ایمانی کی سزا دے گا)

مرزا محمود احمد

ڈاکٹر شاہ نواز خانصاحب کا خط

سیدی و مطاعی میرے پیارے آقا (ابی و امی فداک) سلمکم اللہ - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ الفضل مورخہ ۲۵ جولائی میں آج حضور کا پیغام جماعت کے نام پڑھا - جس سے دل کو سخت رنج و غم ہوا خصوصاً اس بات کے تصور سے کہ حضور کی بیماری کی حالت میں بھی منافقین حضور کو دکھ دینے والی باتیں اور حرکتیں کر رہے ہیں - اس کے متعلق حضور نے جماعت اور افراد سے دوٹوک فیصلہ طلب فرمایا ہے سو عاجز اس کا جواب اولین فرصت میں دے رہا ہے (کہ دیر لگانا نفاق کی علامت ہو گی)

(۲) پس عرض ہے کہ میں بمع اپنی بیوی اور بچوں کے ایسے شخص کو جو (نعوذ باللہ) حضور کی موت کا متمنی ہے - خدا اور رسول اور سلسلہ احمدیہ کا دشمن جانتا ہوں (کیونکہ حضور کی زندگی سے ہی اسلام کی نشأۃ ثانیہ وابستہ ہے) اور ایسے بد بخت پر لعنت کرتا ہوں اور اس سے برأت کا اظہار کرتا ہوں - کاش ایسے ملعون کو اس کی ماں نہ جنتی تو اس کے لئے بہتر تھا - اس کے ساتھ ہی میں ان تمام لوگوں کو بھی (جن کے متعلق شہادت مل چکی ہے کہ وہ اس دشمن سلسلہ کے بھائی یا معاون ہیں) جماعت کا دشمن بدخواہ اور بد بخت جانتا ہوں - خواہ اس گروہ میں کوئی بظاہر ہونگ ہو - معزز عہدہ دار جماعت ہو یا کسی ولی اللہ یا خلیفہ کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو - اللہ تعالیٰ ان کو توبہ کی توفیق دے تا عاقبت خراب نہ ہو -

(۳) خلفاء راشدین کے زمانہ کے حالات کا علم رکھنے والے خوب جانتے ہیں کہ فتنوں کا ظہور حضرت عثمانؓ کے وقت میں نمایاں طور پر ہوا تھا - گو اس کا آغاز حضرت عمرؓ کے وقت میں ہو چکا تھا مگر وہ دبا ہوا تھا - اور اس وقت بھی حضرت خلیفہ اولؓ کے بیٹے عبد الرحمن بن ابی بکرؓ نے ہی حضرت عثمانؓ کی شہادت میں نمایاں حصہ لیا تھا - اور ان کی بہن بھی بانیٔ اسلام صلعم کے نکاح میں تھی - اسی طرح اب بھی ہو رہا ہے جیسا کہ عاجز نے تین سال ہوئے عرض کیا تھا کہ حضور کا زمانہ خلافت چونکہ بفضلِ خدا بہت لمبا ہو گا - اس لئے حضرت عمر - عثمان اور علی (رضوان اللہ علیہم) تینوں کے زمانہ کے واقعات حضور کے وجود باجود میں دہرائے جائیں گے جن کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں - حضور کی خلافت کا عمری زمانہ حضور پر قاتلانہ حملہ کے ساتھ ختم ہو گیا مگر دشمن کامیاب ناکام رہا - اب عثمانی دور شروع ہے جس میں اب اندرونی حملہ کی کوشش ہو گی - اور اس میں بھی کسی خلیفہ کا بیٹا نمایاں حصہ لیگا (واللہ اعلم) پس ہمارا یہ فرض ہے کہ جماعت کو ان فتنوں کے اسباب اور ان سے ازالہ کی طرف توجہ دلاتے رہیں جس کے لئے ہر دوست کو حضور کا لیکچر "اسلام میں اختلافات کا آغاز" زیر مطالعہ رکھنا ہو گا - (تا وہ دھوکہ نہ کھا سکے) ہو ہر طرح چوکس رہنا ہو گا - واللہ الموفق -

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو بعض امور مصلح موعود کے متعلق حضرت خلیفہ اولؓ کو الگ لکھے تھے اس میں بھی حکمت یہی تھی کہ ان کی اولاد پر حجت تمام ہو - ان کا غالباً تاریخ خلفاء کی روشنی میں بایکشنی طور پر معلوم ہو گیا ہو گا کہ کسی زمانہ میں ان کا کوئی بیٹا (یا پوتا) مصلح موعود کی خلافت کو ختم کرنے کا متمنی ہو گا - پس تبصرہ کی حکمت تدبر کرنے والوں پر واضح ہے

(۵) عاجز کو معلوم ہے کہ اگر یہ خط شائع ہوا تو دشمنِ احمدیت اور ان کے دوست ضرور ہمارے مخالف ہو جائیں گے - مگر مجھے اس کی پرواہ نہیں زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ وہ مجھے اور میری اولاد کو مارنے کی کوشش کریں گے - مگر یہ تو ہماری بہت سعادت ہو گی یعنی شہادت جس کی تمنا ہر مسلمان کو ہونی چاہیئے -

(۶) آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا اور میری اولاد کا خاتمہ ایمان بالخلافت اور اہل بیت کی محبت - خدمت اور حفاظت پر کرے جو دعا عاجز پندرہ سال سے کر رہا ہے آمین والسلام

خاکسار خادم ڈاکٹر شاہ نواز خاں جناح کالونی ۴۵۲ - لائلپور ۲۵/۷/۵۶

خط پر تبصرہ

یہ بالکل درست ہے کہ حضرت عثمانؓ پر قاتلانہ حملہ کرنے والوں میں حضرت ابوبکرؓ خلیفہ اولؓ کا بیٹا بھی شامل تھا - مگر اس کا نام عبد الرحمن نہیں تھا جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے - عبد الرحمن ایک نہایت نیک صحابی تھے وہ دیر سے اسلام لایا تھا - بدر کے وقت تک مسلمان نہیں ہوا تھا - مگر بعد میں جب اسلام لایا تو نہایت اعلیٰ درجہ کا نمونہ اس نے دکھایا - حضرت ابوبکر کے جس بیٹے نے حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کے ساتھ تعاون کیا وہ اور ماں سے تھا اور حضرت عثمانؓ پر جب اس نے حملہ کیا تو حضرت عثمانؓ نے اس سے کہا کہ اگر اس جگہ پر تیرا باپ (یعنی ابوبکرؓ) ہوتا تو یہ جرأت کبھی نہ کرتا - تب اس کی ایمانی رگ پھڑک اٹھی اور وہ ڈر کر پیچھے ہٹ گیا - تاریخ اسلام نے کبھی اس کے ابوبکرؓ کا بیٹا ہونے کا لحاظ نہیں کیا - مگر ڈاکٹر صاحب کو یہ غلطی لگی ہے کہ ایسے ہی واقعات اب ظہور میں آئیں گے - میں صرف خلیفہ ہی نہیں بلکہ پسر موعود بھی ہوں - میرے ساتھ معاملات الہام کے مطابق ہوں گے نہ کہ تاریخ کے مطابق - گو ممکن ہے آپس میں تھوڑی بہت مشابہت باقی رہے - میرے دل میں بھی کبھی کبھی یہ خیال آتا رہا ہے کہ میری خلافت کے لمبا ہونے کی وجہ سے بعض بے دین نوجوان یہ خیال کریں کہ ہمیں اور ہمارے خاندانوں کو اس شخص کی عمر کی لمبائی نے اس عہدہ سے محروم کر دیا - مگر میں جانتا ہوں کہ ان لوگوں کو آسمانی لعنت تو ملے گی لیکن خدائی عزت نہیں ملے گی -

مرزا محمود احمد